Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۶ شعبان ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۵ ظہور ۱۳۵۴ھش ۔ ۲۵ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے

جس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہو خدا اس کو برکت دیتا ہے

"پانچوں نمازیں عمدہ طرح سے پڑھا کرو۔ روزہ صدق سے رکھو۔ اور اگر صاحبِ توفیق ہو تو زکوٰۃ، حج وغیرہ اعمال میں بھی کمربستہ رہو اور ہر قسم کے گناہ سے اور شرک اور بدعت سے بیزار رہو۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں اوّل حق اللہ کی بجاآوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔ اصل اصولِ عبادت بھی یہی ہیں کہ ان دونوں حقوں کی محافظت کماحقہٗ کی جاوے۔ اور گناہ بھی انہیں میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔ اپنے عہد پر قائم رہو اور جو الفاظ اِس وقت تم نے میرے ہاتھ پر بطور اقرار زبان سے نکالے ہیں ان پر مرنے دم تک قائم رہو۔ انسان بعض اوقات دھوکا کھاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے لئے توبہ کا درخت بولیا ہے اب اس کے پھل کی امید رکھتا ہے یا ایمان میں نے حاصل کر لیا ہے اس کے اب نتائج مترتب ہونے کا منتظر ہوتا ہے مگر اصل میں وہ خدا کے نزدیک نہ تائب اور نہ سچا مومن کچھ بھی نہیں ہوتا کیونکہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی اور منظوری کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو وہ چیز اس کی نظر میں ردّی اور حقیر ہوتی ہے اس کی کوئی قدر و قیمت خدا تعالےٰ کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جب کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے جب تک کوئی چیز اس کی پسندیدگی میں نہ آوے تب تک وہ اس کی نظر میں ایک ردّی محض اور بے قیمت ہوتی ہے۔ تو جب انسان کا یہ حال ہے تو خدا تو قدوس اور پاک اور بے لوث ہستی ہے وہ ایسی ردّی چیز کو اپنی جناب میں کب منظور کرنے لگا؟

... بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدقِ دل اور اخلاصِ نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفّاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا ہوتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبّی معائنہ وعلاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور حضور جلد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال لاہور میں قیام رکھتی ہیں آپکی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب بھی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اِن دنوں آپ کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم ملک فضل حسین صاحب (احمدی مہاجر آف قادیان) کراچی میں ہرنیا اور بندشِ پیشاب کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری اور ضعیف العمری کی وجہ سے اپریشن بھی نہیں کیا جاسکتا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہماری زندگی اِس لئے اور صرف اِس لئے ہے کہ ہم دنیا کے ہر شخص کے پاس پہنچیں اور اسے اسلام کے پیش کردہ خدائے واحد و یگانہ سے روشناس کرائیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو محسنِ اعظم کی حیثیت سے دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں انکی صداقت کا قائل کروائیں تاکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے ان کی زندگیوں میں بھی نظر آنے لگیں۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۷۵ء)

یہ عظیم کام مال کی بھی قربانی چاہتا ہے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں بروقت ادائیگی کر کے آپ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۵ :-
(قسط اول)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ کا روح پرور بین الاقوامی اجتماع حضور کا پُرمعارف خطبہ

احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں حقائق و معارف سے مالا مال کرنے کا پُرکیف سلسلہ

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے) :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بغرض علاج لندن تشریف لانے کے بعد سے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد فضل لندن اللہ تعالیٰ کے اُن پسندیدہ لوگوں کا مرجع بنی ہوئی ہے جن کے دُنیا کے ہر خطہ میں پائے جانے اور ترقی کرتے چلے جانے کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی اور حضور علیہ السلام نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا تھا:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اسکے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (الوصیت)

اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور بشارات کے عین مطابق اسکے ایسے پسندیدہ اور قدم صدق رکھنے والے لوگوں کی جماعتیں ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ الغرض مشرق و مغرب کے اکثر ملکوں میں قائم ہو چکی ہیں اور برابر ترقی کر رہی ہیں۔ ایسے ملکوں میں سے ایک برطانیہ بھی ہے جہاں قدمِ صدق رکھنے والے ایسے پسندیدہ لوگ خاصی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کا ایمان بتائید و توفیق الٰہی نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں ہے اور جو بحمد اللہ تعالیٰ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

اللہ تعالیٰ کے ان پسندیدہ و برگزیدہ لوگوں کو ان دنوں اپنے ایمان و اخلاص اور وفاداری و اطاعت گزاری کا عملی ثبوت بہم پہنچانے کا ایک اور انمول موقع میسر آیا ہوا ہے اور وہ اس انمول موقع سے کماحقہ، فائدہ اٹھانے اور جی بھر کر مستفیض ہونے میں کمال مستعدی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ دن رات حضور ایدہ اللہ کے گرد جمع رہتے ہیں اور اسے سعادتِ عظمیٰ سمجھتے ہوئے ہر خدمت بجا لانے کے لئے یوں لپکتے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انکے ذوق و شوق، ولولۂ عشق اور جذبۂ خدمت و فدائیت کو دیکھ کر دل عش عش کر اُٹھتا ہے۔ پھر وہ حضور کے پُرمعارف ارشادات سُننے اور ان سے مستفیض ہونے میں اس طرح محو نظر آتے ہیں کہ گویا معرفت کے گھونٹ پی پی کر وہ اپنے حال میں نہیں ہیں بلکہ ہر دم اور ہر آن اس خیال میں ہی مگن ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے دین کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دکھائیں۔ اور اس طرح انہیں رضائے الٰہی دائمی طور پر میسر آتی چلی جائے اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہونے پائے۔ کیا بوڑھے اور کیا جوان یعنی انصار و خدام سب ہی خدمت کے جذبہ سے یکساں سرشار ہیں۔

پھر انگلستان کے احباب ہی نہیں بلکہ دیگر ملکوں کے صاحب استطاعت احباب بھی جذبۂ بے اختیار کے ماتحت یہاں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ وہ بھی حضور کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کر کے یوں مسرور نظر آتے ہیں جیسے انہیں اطمینانِ قلب کی دولتِ لازوال میسر آ گئی ہو۔ حضور کا اکثر وقت ڈاک ملاحظہ فرمانے، احباب جماعت کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کرنے اور مختلف مواقع پر حقائق و معارف بیان کر کے تشنہ رُوحوں کو شربتِ وصل و بقا پلانے میں گزرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی ۶ تا ۱۴ اگست ۱۹۷۵ء کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ قبل ازیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے ذیل میں ۱۵ تا ۱۷ اگست کی رپورٹ ہدیہ قارئین ہے:-

۱۵ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک

آج مسجد فضل لندن میں جمعہ کا مبارک اجتماع منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور حضور کے ارشاد فرمودہ خطبۂ جمعہ سے مستفیض ہونے کی غرض سے لندن کے مختلف علاقوں کے احباب ہی نہیں بلکہ انگلستان کے بعض دوسرے مقامات کے احباب بھی نماز جمعہ کے وقت سے پہلے ہی مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہو گئے چنانچہ خطبہ شروع ہونے سے قبل تک کرائیڈن، ساؤتھ آل، بارکنگ، بریڈفورڈ، گرین فورڈ، آکسفورڈ، ہائی وکمب، برمنگھم، جلنگھم، ہونسلو، نیوٹن، لیسٹر، لیٹن، مانچسٹر، اور بعض دیگر مقامات سے احباب خاصی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ علاوہ ازیں نائیجیریا، گھانا، ماریشس، مشرقی افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک کے احباب بھی جو انگلستان میں مقیم ہیں آئے ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے مسجد فضل لندن میں جمعہ کا یہ اجتماع ایک انٹرنیشنل اجتماع کی حیثیت رکھتا تھا۔ علاوہ ازیں مستورات بھی خاصی بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ مسجد فضل لندن نمازیوں سے پوری طرح پُر ہو جانے کی وجہ سے مستورات اور کثیر التعداد احباب کو مسجد سے ملحق وسیع و عریض "محمود ہال" میں بیٹھ کر خطبہ سننا اور نماز ادا کرنا پڑی۔ "محمود ہال" میں پارٹیشن کر کے مستورات کیلئے علیحدہ انتظام کر دیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ ڈیڑھ بجے امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی معیت میں مسجد میں تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ نے ایک پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

حضور نے خطبۂ جمعہ شروع کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ (الزمر آیات ۳۴ تا ۳۸)

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور غلبۂ حق سے متعلق بعض نہایت اہم امور ذہن نشین کرائے گئے ہیں جو علی الترتیب یہ ہیں:-

(۱) جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے سچی تعلیم لائے اور وہ شخص جو ایسی تعلیم کی تصدیق کرے ایسے لوگ متقی ہونے کے باعث خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ (۲) ایسے لوگ جو کچھ چاہیں گے انہیں وہ سب کچھ اپنے رب کی جناب سے ملیگا۔ اور وہ چاہیں گے یہ کہ اللہ تعالیٰ انکے اعمال کے بُرے پہلوؤں کو ڈھانک دے اور انکا بدلہ بھی انکے اعمال میں سے جو سب سے اچھے اعمال ہوں انکے مطابق انہیں دے چنانچہ اللہ تعالیٰ انکے چھوٹے سے چھوٹے اچھے عمل کی جزا بھی انکے سب سے بڑے اور سب سے اچھے عمل کی جزاء کے مطابق دیگا۔ (۳) ظاہر ہے ایسا رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین خدا جو سب دینے والوں سے بڑھ کر دینے والا ہے اپنے بندوں کیلئے کافی ہے۔ اسلئے انہیں ہر طرف سے مُنہ موڑ کر اُسی پر توکل کرنا چاہیئے اور صحیح معنوں میں اُسی کا ہو کر رہنا چاہیئے۔ (۴) باقی رہے خدا تعالیٰ کے علاوہ دوسرے وجود جن سے بالعموم ڈرایا اور جن کا خوف دلایا جاتا ہے انکا حلقۂ اقتدار بہت محدود اور عارضی ہے۔ ان سے کوئی توقع رکھنا اور ان پر بھروسہ کرنا محض بیکار ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انہیں کوئی قدرت اور طاقت حاصل نہیں ہے۔ تھوڑا بہت اقتدار رکھنے کے باوجود وہ خود محتاج ہیں، وہ کسی کو کیا دے سکتے اور کسی کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ اجر بے حساب کا دینے والا صرف خدا ہے جو ہر شئے کا خالق و مالک اور قادر مطلق ہے۔ (۵) جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے دنیا کی کوئی طاقت یا فتویٰ اُسے ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح جو خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ ہو دُنیا کی کوئی طاقت یا کوئی فتویٰ اسے ہدایت سے محروم نہیں کر سکتا اور نہ دُنیا کی کوئی طاقت یا فتویٰ ایسے ہدایت یافتہ کو افضال و انعامات کا وارث بنانے سے خدا تعالیٰ کو باز رکھ سکتا ہے۔ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کی بھی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو اس بات سے روک دے کہ وہ اپنے ہدایت یافتہ بندوں سے پیار نہ کرے اور انہیں اپنے افضال و انعامات کا مورد نہ بنائے۔ (۶) اللہ تعالیٰ غالب ہے اور بدلہ لینے پر قادر ہے۔ اس لئے وہ اپنے ہدایت یافتہ حقیقی بندوں کو اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر انکے ذریعہ حق کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ اطاعت سے نکلنے والوں، نافرمانوں اور ظلم کو اپنا شیوہ بنانے والوں پہ اپنا قہر نازل کرتا ہے۔ (باقی ص۶ پر)

نورِ مجسم مظہر الوہیت اتم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال

(۲)

فرمایا:۔

آنکہ ہر نورے طفیل نورِ اوست
آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست

آپ کی وہ ذات ہے کہ ہر نور اسی کے طفیل سے ہے اور وہ ہے کہ جس کا منظور کردہ خدا کا منظور کردہ ہے۔

فرمایا:۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب قسم کا نور ہے محمد کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔

تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

تو نے عشق کی وجہ سے میری جان روشن کر دی اے محمدؐ کی جان تجھ پر میری جان فدا ہو۔

الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

خبردار ہو جا اے وہ شخص جو محمدؐ کی شان اور محمدؐ کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ حقیقی توحید ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

فرمایا:۔

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطین کو جلایا ہم نے

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو اس کا یہ فضل اور احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور ظلمت اور جہالت میں پا کر ایک نور بھیجا اور وہ نور جس کا نام محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا اور خدا کا مقدس قرآن شریف اس پر نازل ہوا۔ اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کی سب راہیں دکھلائیں پس اس عالیشان نبی اور اس کے آل و اصحاب پر ہماری طرف سے بے شمار درود اور سلام ہو جس نے کروڑہا لوگوں کو تاریکی سے نکالا اور پلید عقیدوں اور ناقابل شرم عملوں اور تفرقہ انگیز رسوم سے رہائی بخشی۔ اللّٰہم صلّ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔" (آریہ دھرم)

فرمایا:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا نبی کریم وہ نبی ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام سعید طبیعتوں تک پہنچنے والی اور پہنچ برکات کیساتھ ان اندھیروں کا ازالہ کرنے والی ہے اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اشیاء تاراج شدہ کو عادت کر دیں اور اپنی سچائی میں اجلی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔" (نجم الہدیٰ)

فرمایا:۔

تا مرا نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشقِ او در دل ہمے جوشد بسانِ آبشار

جب سے مجھے رسول پاک کا نور دکھلایا گیا ہے تب سے اس کا عشق میرے دل میں جوش مارتا ہے جیسے آبشار میں سے پانی

فرمایا:۔

اتباعش سینہ نورانی کند
باخبر از یارِ پنہانی کند

اس کی پیروی سینہ کو نورانی کرے اور اس مخفی دوست کو خبر دے۔

فرمایا:۔

در دمے حاصل شود آں نور زِ عشقِ روئے تو
کاں نہ باشد سالکاں را حاصل اندر روزگار

تیرے چہرے کے عشق کی وجہ سے ایک دم میں وہ نور حاصل ہو جاتا ہے جو سالکوں کو ایک لمبے زمانے میں حاصل نہیں ہوتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کا نام لیکر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی اور محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا" (تریاق القلوب)

حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

یُنَوِّرُ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَجْهَ خَلَائِقٍ
وَقَلْبِیْ یُنَوَّرُ مِنْ سَنَاءِ الْمُنَوِّرِ

سورج تو صرف لوگوں کے چہرے روشن کرتا ہے لیکن میرا دل تیرے نور سے روشن ہوتا ہے۔

وَفَوَّضَنِیْ رَبِّیْ اِلٰی فَیْضِ نُوْرِہٖ
فَاُشْبِعْتُ مِنْ فَیَضَانِ اَحْمَدَ اَحْمَدَا

مجھ کو میرے رب نے احمد کے نور کے فیض سونپ دیا ہے اور میں احمد کے فیض سے احمد بن گیا ہوں۔

وَفِیْ مُهْجَتِیْ نُوْرٌ یُجَاشُ لِاَمْدَحَا
سَلَالَةَ اَنْوَارِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدًا

میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ میں ان کی مدح کرتا ہوں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو خدا کے نوروں کا خلاصہ ہے

وَھٰذَا مِنَ النُّوْرِ الَّذِیْ ھُوَ اَحْمَدُ
فَدٰی لَکَ رُوْحِیْ یَا مُحَمَّدُ سَرْمَدًا

یہ سب کچھ اس نور کی برکت سے تھا جو احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری جان تجھ پر قربان ہو

رَئَیْنَاهُ مِنْ نُوْرِ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
وَلَوْلَاهُ مَا نِلْنَا وَلَا نَتَقَرَّبُ

نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہم نے اسے دیکھا اور اگر وہ نبی نہ ہوتا تو ہم یہ قرب حاصل نہ کر سکتے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصل حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں میری تمام خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی غرض یہی ہے کہ خدا کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں۔ اس لئے کہ میں آپ کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں اسی سبب سے میرا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعوےٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے خدا تعالیٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازہ سے آ نہیں سکتا بجز اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے"

(الحکم ۱۲ رمئی ۱۹۰۲ء)

فرمایا:۔

از طفیل اوست نور ہر نبی
نام ہر مرسل بنام او جلی

ہر نبی کا نور اسی کے طفیل سے ہے اور ہر رسول کا نام اسی کے نام کی وجہ سے روشن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضور فرماتے ہیں :-

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ الَّذِیْ
اَحْیَ الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُجْتَبٰی
وَالْمُقْتَدَا وَالْمُجْتَدَا
وَاللّٰہِ یُبْدِیْ نُوْرَہٗ
یَوْمًا وَّاِنْ طَالَ الْمَدٰی

وہ اس اللہ کی طرف سے نور ہے جس نے علوم کو نئے پیرایہ میں زندہ کیا وہ مصطفیٰ ہے وہ مجتبیٰ ہے اور مقتدا ہے اور اللہ آپکے نور کو کسی دن ظاہر کردیگا خواہ کتنا ہی لمبا عرصہ ہو جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے منور کرے

ہمارے استاذ! حضرت علامہ حافظ مبارک احمد صاحب فاضل مرحوم

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ احمدیہ

گذشتہ ایام میں ہمارے استاذ حضرت حافظ مبارک احمد صاحب فاضل رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت حافظ صاحب موصوف سلسلہ کے ان علماء اور اساتذہ میں سے تھے جنہوں نے تعلیم تدریس کے ذریعہ اپنے کئی شاگرد پیدا کئے آپ حضرت مولوی خان ملک صاحب مصنف قانونچہ کھیوالی کے پوتے تھے اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت حافظ مبارک احمد صاحب حافظ قرآن تھے۔ قدیم کتب تفسیر القرآن کی تدریس پر آپ کو عبور تھا بالخصوص تفسیر بیضاوی تفسیر کشاف اور امام رازی کی تفسیر کبیر پر مہارت تامہ رکھتے تھے علم حدیث میں خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا تھا مشکل احادیث کی تشریح و توجیہہ اور اختلافی احادیث میں تطبیق کرکے طلباء کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرایا کرتے۔ فقہ کے مذاہب اربعہ اور مختلف کتب فقہ پڑھانے میں خاص ذوق رکھتے تھے۔ فقہ کی سب سے بڑی کتاب ھدایہ کو پڑھانے میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ صرف و نحو کا علم آپ کو ورثہ میں ملا تھا جب کہ آپ کے دادا اور والد کو یہ علم ازبر تھا۔ آپ کے تو پڑھانے کا طریقہ بڑا نرالا تھا۔

حافظ صاحب مرحوم ان علوم میں بالطبع ذہین تھے۔ آپ کا قوت حافظہ مثالی تھی ہزاروں اشعار آپ کو ازبر تھے اور آپ نے تحصیل علم کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں کی بہترین اور مشہور درسگاہوں میں خاص وقت صرف اور مختلف مشہور علماء و اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ مگر ان کے الاستاذ الاکبر علامہ المفضال حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ تھے چنانچہ ہمیں حدیث پڑھاتے وقت حضرت حافظ صاحبؓ کے بہت سے واقعات اور مشاہدات بیان کیا کرتے جو حافظ صاحبؓ کے تعلق الی اللہ اور ان کے حافظہ اور استشہاد کے متعلق ہوا کرتے تھے۔ اور آپ ان کی سیرت و سوانح سنایا کرتے جو بہت ہی ایمان افروز ہوا کرتے تھے۔

حضرت حافظ صاحب اپنے مضمون کو نہایت محنت سے پڑھایا کرتے اور مقررہ کورس کو ختم کرنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ مشکل مقامات کو امتحان سے پہلے دھرایا کرتے اپنے شاگردوں کو عزت سے بلاتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ میں آج بھی اس منظر سے لطف اندوز ہو رہا ہوں جبکہ حافظ صاحب ہمیں ترمذی شریف پڑھایا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حکمت روایات کے اختلاف میں تطبیق اور اسماء الرجال کے متعلق مفصل روشنی ڈالتے حدیث کی جملہ علمی اصطلاحات سے طلباء کو واقفیت کرا دیتے حدیث پڑھاتے ہوئے اور خاص لذت اور ذوق محسوس ہوتے ان کی تعلیم و تدریس کا طریقہ بہت آسان تھا اور اپنے اصل موضوع سے خارج نہیں ہوتے تھے ان کے پڑھانے میں تکرار نہیں ہوتا اور ان کے انداز بیان میں ہم ملال محسوس نہیں کرتے تھے اور اور دلچسپی آخر تک قائم رہتی تھی ہم کامل توجہ و انہماک سے ان کی تشریحات اور تاویلات کو سنتے اور باقاعدہ نوٹس لیتے۔ علم تعبیر الرؤیا میں ان کو کمال حاصل تھا۔

حافظ صاحب نے سالہا سال تک جامعہ احمدیہ میں تدریس کا فرض سرانجام دیا۔ ہمارے اساتذہ میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلال پوری۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل اور حضرت حافظ مبارک احمد صاحب تھے۔ ان میں شفقت محنت انہماک جیسی خوبیاں تھیں۔ جن کی بناء پر یہ اساتذہ انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے یہ اساتذہ مرحوم ہو چکے ہیں اور شہر خموشاں کے مکین۔ مگر ان کے حسین اور نورانی چہرے ہمارے سامنے ہیں وہ علم اور عمل کے استاد تھے۔ بغض و کبر سے دور تھے۔ طلباء کے لئے نمونہ تھے اور بڑی بشاشت سے تعلیم دیا کرتے تھے۔

ہر شخص ان اساتذہ کی تعریف و توصیف سے رطب اللسان ہے۔ حافظ صاحب کا تعلق سرزمین بھیرہ سے تھا۔ جو مردم خیز خطہ ہے۔

افسوس! حضرت حافظ صاحب جیسے متبحر عالم گوشہ گمنامی میں زندگی کا آخری حصہ گزار کر وفات پا گئے۔ بہت ہی سادہ منکسر المزاج۔ درویش صفت اور کفایت شعار بزرگ تھے اور علم کا خزانہ خدا تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اے خدا بر تربت او رحمت ببار

اور ہمیشہ اپنا کامل رضا سے نوازے۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد
وبارک وسلم انک حمید مجید
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

احادیث الاخلاق

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔

جسے محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے۔

موجودہ بے راہ روی کے دور میں نوجوانوں کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ قیمت فی کتاب -/۳ روپے

(مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۰)

مسل نمبر ۲۲۱۸۸

میں شمیم اختر زوجہ مرزا بشیر احمد قمر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۶ ۷۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ ۱۰ ماشہ مالیتی -/۶۵۰۰

۲۔ مشین ایک عدد -/۲۰۰

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شمیم اختر ۱۲/ اے ۶ کالونی ایچ۔ ایچ۔ سی۔ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد۔ مرزا بشیر احمد قمر (خاوند موصیہ) صدر موصیان۔ ٹیکسلا۔

گواہ شد۔ محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا۔

مسل نمبر ۲۲۱۸۹

میں نعیمہ اختر زوجہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب فضلی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۷۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۹۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعیمہ اختر زوجہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب فضلی C-622 بٹالہ کالونی لائلپور شہر۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم فضلی (خاوند موصیہ) لائلپور۔

گواہ شد۔ غلام احمد صدر موصیان لائلپور وصیت ۱۶۹۸۲۔

مسل نمبر ۲۲۱۹۲

میں امۃ القیوم بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گلگشت کالونی ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۲۹/۴۴ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ القیوم بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب 19/B گلگشت کالونی ملتان۔

گواہ شد۔ برکت اللہ محمود موصی ۱۲۰۲۰ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان۔

گواہ شد۔ محمد اکرام اللہ موصی ۹۰۲۱ (والد موصیہ) ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۱۹۳

میں امۃ المجیب بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ المجیب 19/B گلگشت کالونی ملتان۔

گواہ شد۔ برکت اللہ محمود موصی ۱۲۰۲۰ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان۔

گواہ شد۔ محمد اکرام اللہ موصی ۹۰۲۱ (والد موصیہ) ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۱۹۴

میں انس احمد ولد چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گلگشت کالونی ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ انس احمد 19/B گلگشت کالونی ملتان۔

گواہ شد۔ برکت اللہ محمود موصی ۱۲۰۲۰ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان۔

گواہ شد۔ محمد اکرام اللہ موصی ۹۰۲۱ والد موصی ملتان۔

تینتیسواں سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا تینتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷ راگست میں ایک فہرست ماہوار رقم بھجوانے والوں کی شائع ہوئی ہے اس میں مینیجر P.O.A ربوہ کا نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام مکرم رشید احمد صاحب مینیجر P.O.A ربوہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خالو جان مکرم عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ محکمہ بجلی ولد میاں فضل الدین عبداللہ صاحب آف قادیان حال محلہ دارالیمن ربوہ مورخہ ۹ رجولائی کو بوقت گیارہ بجے شب بعارضہ قلب مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، خوش اخلاق، ملنسار، عزیز و اقارب اور ہر ایک سے ہمدردی رکھنے والے اور بڑے صابر و شاکر انسان تھے۔ پارٹیشن کے بعد ملازمت کے سلسلہ میں لائلپور، رحیم یار خان، رینالہ خورد وغیرہ میں تعینات رہے۔ وفات سے تقریباً اڑھائی تین سال قبل ریٹائر ہوئے اور مستقل طور پر محلہ دارالیمن ربوہ میں سکونت اختیار کر لی۔

مرحوم نے بوقت وفات پانچ لڑکیاں اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بچی اور تینوں لڑکے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو۔

(رشید احمد کارکن دفتر نظارت امور عامہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نمبردار چک گوکھووال اعصابی اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ تمام بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشریٰ مجید ربوہ)

مجلس انصاراللہ کے چندہ جات ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کر کے ممنون فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ (قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات (بقیہ صفحہ ۲)

غلبۂ حق سے متعلق ان امور کو بعض نہایت لطیف اور عام فہم مثالوں سے واضح فرمانے کے بعد حضور نے بتایا کہ ان آیات میں جس سچی تعلیم اور اس کو لانے والے وجودِ باجود کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد قرآن مجید کی سچی اور تا ابد قائم رہنے والی ہر لحاظ سے کامل و مکمل تعلیم ہے اور ظاہر ہے کہ اس کو لانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جہاں تک اس کامل و مکمل اور تا قیامت قائم و دائم رہنے والی تعلیم کی تصدیق کا تعلق ہے تو اس سے مراد محض زبانی تصدیق ہی نہیں ہے بلکہ عربی لغت اور قرآنی محاورہ کی رُو سے تصدیق کے معنے اس تعلیم پر صدقِ دل سے مخلصانہ عمل کرنے کے بھی ہیں۔ اس میں زبانی تصدیق اور عملی تصدیق دونوں شامل ہیں چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تو ساتھ ہی آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ آنے والا مہدی قرآنی تعلیم کی دلائل و براہین کے ذریعہ زبان سے ہی تصدیق نہیں کرے گا بلکہ اپنے عمل اور اس عمل کے نتیجہ کے طور پر معرضِ وجود میں آنے والے اپنے رفیع الشان مقام کے ذریعہ بھی اس کی صداقت کو دنیا پر آشکار کر دکھائے گا۔

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پُر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں اور اس طرح ثابت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تو قرآنی تعلیم کی صداقت اور اس کی لازوال عظمت و فضیلت کو نہایت محکم دلائل کے ساتھ دنیا پر آشکار فرمایا اور دوسری طرف اس بے مثال و لازوال تعلیم کی عملی تصدیق کے طور پر دنیا کے سامنے اپنے وجود کو پیش کیا کیونکہ آپ قرآن مجید کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع میں اپنے اُوپر فنا وارد کرنے کے نتیجہ میں ہی تعلق باللہ کے نہایت بلند مقام پر فائز کئے گئے تھے اور اس طرح آپ کے وجود نے اسلام کی صداقت و حقانیت کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی حیثیت سے بنی نوعِ انسان کے دلوں کو جیتنا اور انہیں اسلام کا والہ و شیدا بنانا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اسلام کی محض زبان سے ہی تصدیق کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کی تصدیق کرنے والے بنیں یعنی ہم اپنے وجودوں اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ بحیثیت احمدی یہی ہمارا مقام ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس مقام کو پہچانے اور اس پر پورا اُترنے کی کوشش کرے تا اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد فضل لندن نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چونکہ حضور کے گھٹنوں میں معتدبہ افاقہ کے باوجود معمولی سی سختی ابھی باقی ہے اس لئے حضور نے کرسی پر بیٹھ کر نمازیں ادا کیں۔

(باقی)

پروگرام درس القرآن برائے رمضان المبارک ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء

مسجد مبارک ربوہ

نمبر شمار	اسماء مدرسین	حصہ درس القرآن	متبادل مدرسین
(۱)	مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر	سورۃ فاتحہ تا آل عمران ع۹	مکرم بشارت احمد صاحب بشیر
(۲)	" مولانا عبدالمالک خان صاحب	آل عمران ع۱۰ سے سورۃ مائدہ ختم	" فضل الٰہی صاحب بشیر
(۳)	" دوست محمد صاحب	سورۃ انعام تا سورۃ انفال	" سید جواد علی صاحب
(۴)	" غلام باری صاحب سیف	سورۃ توبہ تا سورۃ یوسف	" نور الحق صاحب تنویر
(۵)	" ابو المنیر نور الحق صاحب	سورۃ رعد تا سورۃ کہف	" محمد احمد صاحب جلیل
(۶)	" مولانا ابو العطاء صاحب	سورۃ مریم تا سورۃ فرقان	" قاضی مبارک احمد صاحب
(۷)	" قاضی محمد نذیر صاحب	سورۃ الشعراء تا سورۃ سبا	" شیخ نور احمد صاحب منیر
(۸)	" عطاء اللہ صاحب کلیم	سورۃ فاطر تا سورۃ زخرف	" محمد منور صاحب
(۹)	" چوہدری محمد شریف صاحب	سورۃ دخان تا سورۃ تحریم	" رشید احمد صاحب چغتائی
(۱۰)	" شیخ مبارک احمد صاحب	سورۃ ملک تا آخر	" چوہدری محمد صدیق صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ملک محمود احمد خان صاحب گوبند پورہ بہاولپور (سابق ساکن تخت غلام نبی) مورخہ ۲۰ رجولائی ۱۹۷۵ء کو اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے فرزند مکرم پروفیسر ملک مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ بہاولپور جنازہ ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک میں بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ چراغ علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ نیک، با اخلاق اور وجیہہ انسان تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے مخلصانہ اور والہانہ تعلق رکھتے تھے اور یہی رنگ اپنی ساری اولاد میں بھی پیدا کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(یوسف سلیم انچارج شعبہ تعویذ نویسی ربوہ)

باورچی کی ضرورت

ایک اچھے کاریگر باورچی کی ضرورت ہے جو کہ سائیکل چلانا جانتا ہو اور معمولی پڑھا لکھا ہو۔ تنخواہ حسبِ لیاقت دی جائے گی۔

ربوہ میں رہائش کے لئے کوارٹر بھی دیا جائے گا۔

(م۔ د معرفت مینجر الفضل ربوہ)

سنہری موقع

نیا کام ——— نیا نام

برادرز کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ

احباب کی سہولت کے لئے تمام ریشمی و سوتی کپڑے کیلئے ۱۶ ستمبر تک خصوصی رعایت دی گئی ہے۔ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیے۔ ایک بار تشریف لا کر آزمائیے۔

آپ کی تشریف آوری کا مشکور

پروپرائٹر: لقمان احمد شاہد

دعائے مغفرت

میری شفیق اور مہربان والدہ محترمہ مخدوم النساء صاحبہ بیوہ سید احمد حسن صاحب مرحوم ۱۲ راگست ۱۹۷۵ء کی شام سات بجے گولیکی ضلع گجرات میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی الحاج حکیم سید محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت انبالہ چھاؤنی کی بہو اور سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ کی نانی تھیں۔ نیک، ہمدرد، خلیق اور فیض رساں وجود تھیں۔ ان کے باعث قریباً تمام گاؤں کی احمدی اور غیر از جماعت عورتوں اور بچوں نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد بڑے التزام سے ادا کرتی تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید بخاری خوشنویس۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)